www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فکر و نظر

دستور اور عمال حکومت

بفضلہٖ خدا کر کے ملک کو وفاقی ، جمہوری اور اسلامی دستور مل گیا ۔ اور یہ "بے آئین سرزمین" دستور سے ہمکنار ہو گئی ہے ۔ لیکن شروع سے جو چیز ہمارے لیے وجہ حیرت بنی رہی ۔ وہ یہ تھی کہ جو پارٹی ، وفاقی ، جمہوری اور اسلامی نعرے لگاتی رہی جب وقت آیا تو وہ اس کے لیے بآسانی تیار کیوں نہ ہو سکی اور سب سے بڑھ کر جس بات نے اس کو فاش کر دیا وہ یہ تھی کہ روٹی ، کپڑا اور مکان اس پارٹی کا گمراہ کن اور بنیادی نعرہ تھا ۔ لیکن جب "متحدہ جمہوری محاذ" نے یہ ترمیم صدر بھٹو کے سامنے رکھی کہ :

" حکومت روٹی ، کپڑا ، مکان ، علاج ، تعلیم اور روزگار کی ضمانت دے ، خواہ اس کے لیے کسی مدت کا تعین کیوں نہ کر دیا جائے " تو اس کو بالخصوص انھوں نے ٹھکرا دیا ۔

(ملاحظہ ہو نوائے وقت ۱۳ / اپریل ۱۹۷۳ء)

اسی طرح "عوام" کا نام لے لے کر وقت پاس کرنے والوں کے سامنے جب یہ ترمیم رکھی گئی کہ :

" ہر شہری کو اس بات کا حق حاصل ہو کہ عدالت عالیہ میں کسی قانون کو اس بنیاد پر چیلنج کر سکے کردہ قانون اسلامی احکامات کے خلاف ہو " تو اس کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ۔

(ملاحظہ ہو نوائے وقت ۱۳ / اپریل ۱۹۷۳ء)

اس سے زیادہ دلچسپ یہ لطیفہ رہا کہ انہی خصوصی مصلحتوں کی بنا پر اپوزیشن کو حکومت بڑی منتوں اور وعدوں کے ساتھ منا کر لائی مگر ۱۶ / اپریل کو صدر بھٹو نے متحدہ جمہوری محاذ پر یہ الزام لگایا کہ :

" عوام کے دباؤ کی وجہ سے اس نے بائیکاٹ ختم کیا تھا " اس کے بعد انھوں نے ان کے اس تعاون کا مذاق بھی اڑایا (ریڈیو پاکستان) جس کی انھوں نے داد بھی دی تھی ۔

بہرحال دستور بن جانے کے بعد دستور کا تقدس بھی انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے ، جنھوں نے "رویئے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ترمیمیں قبول کیں اور قوم کو دستور دیا۔ اس لیے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ عملی میدان میں کل اس کا کیا حشر ہو۔ کیونکہ دستور کی رُوح کا تحفظ، دستور کے الفاظ اور دفعات کے ذریعے بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اس کو اگر امان مل سکتی ہے تو وہ صرف "نیک نیتی، خدا خوفی اور ملک دوستی" کے ذریعے ہی مل سکتی ہے۔ دستور کے الفاظ اور دفعات کو ایچ پیچ اور شاطرانہ ؟ دلیوں کے ذریعے شکار کرنا کچھ زیادہ مشکل بات نہیں ہوتی اور یہ خطرہ اور اندیشہ بدستور باقی ہے۔ کیوں کہ اس دستور کی جان جن لوگوں کے قبضہ میں ہے، وہ نہیں بدلے۔ یہ وہی ہیں جو منشور دے کر پوری قوم کے سامنے اڑ گئے ہیں کہ روٹی، کپڑا اور مکان کی ضمانت کی باتیں قبول کرنا مشکل ہے۔ جو اپنے منشور کو پس پشت ڈال سکتے ہیں، وہ اس دستور کے ساتھ کیا کچھ نہیں کریں گے جو بڑی مشکل سے اُن سے اگلوایا گیا ہے۔

اگر پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے تو اُس کے فرمانرواؤں کو اسلامی علم و حکمت اور کردار کا حامل ہونا چاہیئے۔ ورنہ "زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم" والی بات رہے گی۔ وہ بھلے آدمی جن پر ایک اسلامی حکومت بھروسہ کر سکتی ہے، اُن کی سیرت کا جلی عنوان اور پاک زندگی کی شہ سرخی "اقامتِ نماز" ہے جو لوگ اس سلسلہ میں خام ہوتے ہیں۔ وہ کاروبارِ حکومت کے اور کسی شعبہ میں بھی قابلِ اعتماد نہیں رہتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مملکت کی کلیدی اسامیوں کے حکمرانوں کو تحریر فرمایا تھا کہ:

ان اھم امورکم عندی الصلوٰۃ من حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع (موطا مالک)	تمہارے سب کاموں سے میرے نزدیک جو بات سب سے اہم ہے وہ نماز ہے، جس نے اس کو یاد رکھا اور اس کا حقہ تحفظ کیا اس نے اپنے دین کو محفوظ کر لیا اور جس نے اس کو ضائع کر دیا تو اس کے علاوہ ہر شے کے لیے اس کو غارت گر تصور کیا جائے گا۔

کیونکہ نماز خدا کے قرب کا باعث ہے:

"وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ" (علق) سجدہ کر (یعنی نماز پڑھ) اور قریب ہو جا!

سرکاری مذہب رکھنے والی مملکت کے سربراہ کو "خدا کا مقرب" ہونا چاہیئے تاکہ اس کے ملک میں صحیح نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔ نماز اسلامی سیرت کی تشکیل میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہے۔ ان بے حیائیوں اور منکرات سے روکتی ہے جو "بندۂ مومن" کی سیرت کو کھوکھلا کر دیتی ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت) — "یقین کیجیے! نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔"

شراب کی لت بتدریج چھوٹ جاتی ہے، کیونکہ حکم ہے کہ:

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (نساء) — "نشہ میں نماز کے قریب نہ جایا کرو۔"

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو تارکِ نماز ہے اس کا حشر

"کان یوم القیٰمۃ مع قارون و ھامان وابی بن خلف (مشکوٰۃ) — قیامت کے دن قارون، ہامان اور رئیس المنافقین، ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ظاہر ہے جن لوگوں کا سفرِ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف جیسے جبابرہ اور منافق لوگوں کی طرف جاری رہتا ہے وہ جمہوری لیڈر نہیں بن سکتے اور نہ ملک و ملت کے لیے (ظل اللہ) اللہ کا سایۂ رحمت ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ ہمارے برحق خلفاء نماز کی حالت میں شہید ہوئے یا نماز کی تیاری کرتے ہوئے محرابِ مسجد میں شہادت پائی یا تلاوتِ قرآن کرتے ہوئے خنجر کا نشانہ بنے۔ حضرت عمرؓ نے نماز کی تکبیر کہی تو خنجر کا نشانہ بنے۔ حضرت عثمانؓ تلاوت کرتے ہوئے جب آپ "فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم" پر پہنچے تو سر تن سے جدا ہوا، حضرت علیؓ مسجد میں داخل ہوئے۔ نمازیوں کو جگا رہے تھے کہ خنجر چلا اور محرابِ مسجد میں جا گرے۔ اور بقول شیعان علی حضرت حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سجدہ میں ہی جان، جان آفریں کے حوالے کی۔

ہمیں پاکستان جیسی اسلامی مملکت کے لیے وہ حکمران نہیں چاہئیں، جن کا دل مسجد سے زیادہ میخانے میں لگتا ہو قسمت سے مسجد میں جائیں تو کیمرے اُن کی مدد کو پہنچیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے اُن حکمرانوں کے ایک دو پہلو اور چند حالات رکھے جائیں جنھوں نے سب سے پہلے اسلامی مملکت کا چارج سنبھالا اور پھر اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ تا کہ آپ اندازہ کر سکیں کہ وہ اسلامی مملکت، جس نے لیے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے، کی دستور ساز اسمبلی کے ارکین، وزراء اور صدر کیسے ہونے چاہئیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کے علم میں ان سب کا مقام بہت اونچا تھا کیونکہ یہ دونوں اسلامی مملکت کی بنیاد ہیں، مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہو، اور مملکت کا سربراہ قرآن وحدیث سے بے بہرہ ہو، اس کی نااہلیت کی سب سے بڑی دلیل سمجھی جاتی تھی۔

دارمی میں ایک روایت ہے کہ مکہ کے ایک گورنر اطلاع دیئے بغیر اچانک حضرت عمرؓ کی خدمت میں عسفان میں تشریف لے آئے۔ پوچھا کہ "پیچھے کس کو مقرر کر کے آئے ہو؟" عرض کی کہ "فلاں غلام کو کیونکہ وہ قرآن حکیم کا بڑا عالم ہے" بس پھر کیا تھا حضرت عمرؓ جھوم اٹھے اور فرمایا حضورؐ نے سچ فرمایا تھا:

إن الله يرفع بهـذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين۔ (مختصراً دارمی ص۴۴۲) — کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (پاک) کے ذریعے بہت سی قوموں کو رفعت دیتا ہے اور بہت سی اقوام کو پستی میں گرا دیتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بصرہ کے گورنر تھے، حافظِ قرآن تھے اور جب تلاوت کرتے تو محویت طاری ہو جاتی۔ (الاستیعاب)

حضرت ابوبکرؓ نے گھر میں ایک چھوٹی سی مسجد بنا رکھی تھی۔ جس میں (قبل ہجرت) نماز اور تلاوتِ قرآن پاک کیا کرتے تھے۔ آپ جب تلاوت کرتے تو بہت گریہ کرتے: وكان ابوبكر رجلا بكاء لا يملك عينيه اذا قرء القرآن۔ بخاری (کفار مکہ اس سے گھبراتے تھے کہ ان کا یہ نظارہ دیکھ کر ہمارے بچے مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ان سے فرماتے ہم کو خدا کا شوق دلاؤ یعنی قرآن سناؤ اور پھر پوری محویت سے سنتے۔ (ابن سلام)

مؤرخین نے تصریح کی ہے کہ حضرت عمرؓ قرآن حکیم سے استدلال کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کے شغف بالقرآن کا اندازہ صرف اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ تلاوت کرتے وقت ان کا سر قلم کیا گیا تھا۔ (استیعاب)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر اور قرآنی علوم میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کا یہ دعویٰ تھا کہ ... میں بتا سکتا ہوں کہ یہ آیت کہاں، کیوں اور کس شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (ابن سلام)

شوقِ جہاد کا یہ عالم تھا کہ اگر کبھی کوئی چیز کھانے پینے کے لیے سامنے آگئی تو ان کا ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذار دی۔ کانٹا دیکھا تو بول اٹھے کہ کاش میں کانٹا ہوتا، جانور کھاتے اور اس طرح میں اُن کے کام آجاتا۔ پرندہ دیکھا تو تڑپ اٹھتے کہ ان کو قیامت کے حساب کتاب کی تو فکر نہیں، مجھ سے تو یہی اچھے۔ مرنے کا وقت آیا تو کہا کہ میرے گھر کا سب سامان سرکاری بیت المال میں جمع کر دینا اور میرے تن بدن کے انہی کپڑوں کو دھو کر انہی میں مجھے کفنانا۔

ایک صحابی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ابوبکر لم یرد الدنیا ولم ترده	کہ حضرت ابوبکرؓ نے دنیا کی خواہش کی نہ دنیا نے
واما عمر فارادته ولم یردها	ان کو چاہا۔ ان دنیا نے حضرت عمرؓ کی طرف رُخ
(البدایہ)	ضرور کیا مگر انھوں نے اس کی طرف توجہ نہ دی۔

باقی رہے ہمارے فوجی، سو اُن کے متعلق ایک دشمنِ دین کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ ہرقل (ہرکلیس) رومی کو جب شکست ہوئی تو اس نے اس کے بارے میں رپورٹ طلب کی۔ چنانچہ ایک بوڑھے رومی نے اُن سے کہا:

"من اجل انهم يقومون الليل	اس لیے کہ وہ (یعنی اسلامی لشکر) رات کو تہجد پڑھتے
ويصومون النهار ويوفون بالعهد	ہیں، دن بھر روزہ رکھتے ہیں۔ ایفائے عہد کرتے ہیں
ويأمرون بالمعروف وينهون عن	بھلے کاموں کا حکم کرتے ہیں بُرے کاموں سے روکتے ہیں
المنكر ويتناصفون بينهم ومن	اور باہم انصاف سے کام لیتے ہیں، لیکن ان کے
اجل انا نشرب الخمر و نزني و نركب	برعکس، ہم شراب نوشی، بدکاری اور بدکوشی ہیں
الحرام و ننقض العهد و نغصب و	بدعہدی کرتے ہیں، لوٹ کھسوٹ اور ظلم و عدوان
نظلم و نامر بالسخط و ننهى عما	ہمارا شیوہ ہے۔ خدا کو ناراض کرنے والی باتوں کی
يرضى الله و نفسد في الارض" فقال	تلقین کرتے ہیں اور جن امور سے رب راضی ہوتا ہے
انت صدقتني"	اُن سے روکتے ہیں اور فساد فی الارض کا ارتکاب کرتے
(البدایہ)	ہیں۔ یہ سن کر ہرقل نے کہا، "تم نے سچ کہا"۔

جب حکام اپنی سرکاری حیثیت میں بھی خلیفہ بلا کردار اور سیرت کے حامل تھے۔ تو ان کے زیرِ سایہ جو معاشرہ تیار ہوا تھا، اس کی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت حسن بصریؒ (م ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقد صحبت اقواما یبیتون لربہم	کہ میں ایک ایسی جماعت میں رہا ہوں جو اس کالی رات
فی سواد ھذا اللیل سجدا و قیاما	میں سجدوں اور رکوع میں رات گزار دیا کرتی تھی اور
یقومون ھذا اللیل علی اطرافھم تسیل	یوں کہ اُن کے رخساروں پر آنسو جاری ہوتے تھے
دموعھم علی خدودھم فمرۃ رکعا ومرۃ	اور اپنے رب کو پکارتے جاتے کہ وہ ان کی خلاصی
سجدا یناجون ربہم فی فکاک رقابہم	کر دے۔

قیام اللیل۔

تختِ حکومت نے ان کے مزاج کو نہیں بگاڑا تھا بلکہ اور بڑھ کر خدمت گزار ہو کر چکے تھے۔

مدینہ منورہ سے باہر ایک نابینا خاتون رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ ان کی خدمت کیا کرتے تھے، کچھ دنوں کے بعد محسوس کیا کہ کوئی اور شخص بھی یہ خدمات انجام دے جاتا ہے۔ آخر ایک دن اُسے دیکھ ہی لیا کہ وہ خلیفۂ اوّل حضرت صدیقِ اکبرؓ تھے۔ (کنز العمال)

حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ آٹے کی بوری اُٹھائے خود بڑھیا کے ہاں لے چلے ہیں۔ (کنز العمال)

بندوں کی خدمت اور اُن سے ہمدردی کی بات تو بڑی چیز ہے۔ انھوں نے چرند پرند کے معاملہ میں بھی انتہائی دل سوزی کے نمونے چھوڑے ہیں۔

کسی شخص کی چادر پر حرم کا ایک کبوتر بیٹھ گیا۔ اُس نے اُس کو اُڑا دیا۔ وہ یہاں سے اُڑ کر وہاں جا بیٹھا اور سانپ نے اُس کو کاٹ لیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو انھوں نے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا کہ اگر یہ اس کو نہ اُڑاتے تو اُس کو یہ حادثہ پیش نہ آتا۔ (مسند شافعی مختصراً)

مسکین نوازی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خصوصی نشان تھا۔ بھوکے رہتے، اپنے بچوں تک کو بھوکا رکھتے مگر سوالی کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے (قرآن و حدیث)

علم کے لحاظ سے اُن کے تمام علوم و فنون کا مرجع قرآن و سنت تھا۔ زہد اور تقویٰ کے اعتبار سے ان کی زندگی کے ہر پہلو سے خوفِ خدا اور عشقِ رسول کا احتیاط اور ادب کا رنگ جھلکتا تھا۔ اُن کے دیکھے سے خدا یاد آتا تھا اُن کی سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ سے قیصر و کسریٰ لرزہ براندام رہتے تھے مگر اُن کے حلم اور خدا ترسی کی وجہ سے وہ اپنے عوام کی اُمیدوں کی آماجگاہ تھے۔ ان کی قیادت میں جو معاشرہ تیار ہوا تھا، انتہائی پاکیزہ، باہوش، سخت کوش، ملک و ملّت کا وفادار اور صدق و عزم کا پیکر تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنی قوم کو گمراہ کر کے اس کا استحصال کرنے کو بہت بڑی کافری تصور کرتے تھے۔ وہ اپنا یہ بنیادی فریضہ تصور کرتے تھے کہ عوام کو صحیح سیاسی شعور، آنکھیں، دماغ اور دل کی وافر دنیا عطا کی جائے۔ انھوں نے سیاسی رشوت کی کھیر کبھی نہیں بانٹی تھی۔ کیونکہ اس کو وہ قوم اور ملک سے پہلی اور سب سے بڑی غداری خیال کرتے تھے، بلکہ ملک وملت کے لیے اہل ترین ایماندار اور دیانتدار لوگ انتخاب کرتے تھے۔ اسلامی خصوصیات اور متعلقہ شعبہ کے سلسلہ میں خصوصی اہلیت اُن کا معیارِ انتخاب تھا۔ فوج کے لیے صرف فوجی صلاحیت ڈھونڈتے تھے۔ سیاست وانتظام کے لیے سیاسی بصیرت کے حکام کو مقدم رکھتے تھے۔ اور مقدمات اور قضایا کے لیے "اہل قضا" افراد کو آگے لاتے تھے۔

وہ کسی بھی شعبے میں کسی عیاش افسر اور ملازم کو برداشت نہیں کیا کرتے تھے۔ نعمان بن عدیؓ نیسان کے حاکم تھے، دولت ونعمت کے مزے میں پڑ کر انھوں نے اپنی بیوی کو ایک خط لکھا جس میں یہ شعر بھی تھا۔

لَعَلَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَسُوءُهُ
تَنَادُمُنَا بِالْجَوْسَقِ الْمُتَهَدِّمِ

غالباً امیرالمومنینؓ کو خبر پہنچے گی تو وہ برا مانیں گے کہ ہم لوگ محلوں میں رندانہ صحبتیں رکھتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کو کسی طرح اس کی خبر ہو گئی تو اُن کو معزول کر دیا اور لکھا کہ "ہاں! مجھ کو تمھاری یہ حرکت ناگوار ہوئی (اسد الغابہ۔ الفاروق)

افسروں اور گورنروں کے انتخاب کے لیے علاقے کے سنجیدہ افراد اور عوام کی طرف رجوع کیا جاتا تھا، جن کو وہ پسند کرتے ان کو مقرر فرماتے۔ نہ چاہتے تو معزول کر دیتے (کتاب الخراج)

وہ براہ راست عوام کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے۔ اُن کی روٹی، کپڑے اور مکان اور بنیادی ضروریات کا خاص خیال رکھتے تھے۔ بھیس بدل کر اندھیروں میں گھوم پھر کر حالات کا پتہ چلاتے۔ اگر کوئی مصیبت زدہ فاقوں مر رہا ہوتا تو اُس تک اُن کی ضرورت کی چیزیں پہنچا کر دم لیتے۔ اسی قسم کے بے شمار واقعات کنز العمال میں درج ہیں۔

ان سطور کی تسوید سے غرض یہ [illegible] بتانا ہے کہ جب کسی ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوتا ہے تو اُن کے حکمران بھی اُس کے مناسب حال اور شایانِ شان ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ ورنہ بے جوڑ لوگ اسلام کو بدنام کر دے گا یا وہ خود بُرے انجام سے دوچار ہوں گے اور ملک وملت کو سب سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرناک ابتلاؤ آزمائش میں ڈال کر قوم کا بُرا کریں گے۔

اگر آپ نے نیک نیتی کے ساتھ ملک کے لیے اسلام کو سرکاری مذہب تسلیم کیا ہے تو قوم کو وہ ہاتھ بھی مہیا کیجیے جن میں قرآن سجے، جو نہ صرف خود نمازی ہوں بلکہ پیش امام ہونے کے اہل بھی ہوں۔ دوسری متعلقہ صلاحیتوں کے علاوہ جو خاص سرٹیفکیٹ اس باب میں ضروری اور مطلوب ہے، وہ اسلامی کیریکٹر قرآنی علم و عمل اور سنّتِ رسولؐ کی شرم ہے جو ان سے عاری ہے، وہ اس مملکت کا چپڑاسی بھی نہیں بن سکتا۔ چہ جائیکہ صدر وغیرہ کے عہدہ پر فائز کیا جائے۔

میز اُٹھانے کے لیے مٹی کے برتن بساز کمہار کی تقرری مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ بیمار کا علاج کرنا ہو تو جلاہے کی طرف رُخ کرنا موت کو دعوت دینا ہوتا ہے، جراحی کے لیے مستند اور سپیشلسٹ ڈاکٹر درکار ہوتا ہے۔ اس کے لیے جلاد کی خدمات کبھی کسی نے حاصل نہیں کیں، اگر حجامت کرانا ہو تو نائی کو بلایا جاتا ہے۔ اُس کے لیے کبھی کسی نے لوہار کو دعوت نہیں دی۔ مگر افسوس! اسلامی مملکت کے کاروبارِ حکومت کے لیے اہل کاروں کے انتخاب میں اتنی بھی احتیاط نہیں برتی جاتی جتنی اپنی حجامت کے لیے ایک نائی کے بارے میں ملحوظ رکھی جاتی ہے۔

دستور ساز وہ ہیں جو نہیں جانتے کہ دستور کیا ہے اور جو جانتے ہیں اُن میں اکثریت ان ارکان کی ہوتی ہے جنھیں یہ معلوم نہیں کہ قرآن کیا ہے، سُنّت کس مقدس اسوۂ حسنہ کا نام ہے۔ اسلام کے کیا تقاضے ہیں، اسلاف کا طرزِ عمل کیا تھا اور اُن کے فرائض کیا ہیں؟

عموماً صدر اور وزراء کی ٹیم اقتدار کا جھولا جھولنے والے شاطروں کا ایک ٹولہ ہوتا ہے، جن کو وحی الٰہی کی شرم ہوتی ہے اور نہ اس کا فہم، نہ غیرت، نہ احساس، نہ ہوش اور نہ فکر۔ آخر ان سے وہ قوم کیا توقع کر سکتی ہے جو ملک کو اسلامی مملکت بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ایک کمہار اُن کو میز اٹھا بنا دے گا۔ یا ایک جولاہا، اب گورِ مریض کے لیے کوئی مسیحائی دکھلائے گا؟

ملک کے پورے دستور میں سبھی کچھ ملے گا، اگر نہیں ملے گا تو صرف "خود" دستور سازوں اور حکمرانوں کے لیے اسلامی معیارِ انتخاب کے اصول اور دستور، کیوں؟ صرف اس لیے کہ یہ لوگ اس لحاظ سے اَن فِٹ اور نااہل ثابت ہو جائیں گے۔ اور اگر یہی بات ہے تو اُن کو کس حکیم نے بتایا تھا کہ مملکت کے لیے اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیں — ؟ لیکن اگر قرار دیا ہے تو پھر یہ جوانمردی نہیں کہ خود کو چھپاتے پھریں؟ اگر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ